کتاب و حکمت

بارک اللہ
رابعہ کلیہ

ذکر الٰہی کی فضیلت

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسو لہ محمد وآ لہ واصحابہ اجمعین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قال اللہ تعالی فی ا لقرآن المجید یاایّھا الّذِیْنَ آمَنُوا اذْکُرُو اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا (احزاب)

انسانی جسم میں تمام اعضاء کا دارومدار دل پر ہے اور تمام اعضا دل کے ماتحت ہیں۔ جب دل چاہے گا تو جسم کے تمام اعضا اپنی حرکت میں لگے رہیں گے۔ جب دل نہ چاہے گا تو زبان بولے گی نہیں، ہاتھ حرکت میں نہیں آئیں گے، پاؤں چلیں گے نہیں، دماغ سوچے گا نہیں، آنکھیں دیکھیں گی نہیں، کان سنیں گے نہیں جس سے یہ نتیجہ نکلا کہ تمام اعضا کا دارومدار دل پر ہے۔

ذکر کا معنی۔

ذکر عربی میں ذکر یذکر کا مصدر ہے۔ ذکر کا معنی ہے "یاد کرنا"۔ شرعی اصطلاح میں ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے۔ ذکر کا مقابل غفلت ہے۔ جب کامل مومن کا خصوصی رابطہ حق باری تعالیٰ سے ہوتا ہے تو دنیا کی ہر چیز سے غافل ہو جاتا ہے۔

ذکر اللہ آیات قرآنیہ کی روشنی میں۔

جب انسان گلشن اسلام کی سیر کرتا ہے تو اس کی نظر بہت سے پھولوں پر پڑتی ہے۔ ہر پھول دلکش، ہر پھول زینت چمن، ہر پھول باعث عزت مگر ذکر اللہ کی شان سب سے

علیحدہ ہے۔ اس پھول کو پورے گلستان میں عزت حاصل ہے، اس کے ظاہر کو دیکھو تو اس کی خوشبو سب سے الگ اس کا رنگ سب پھولوں سے جدا اور تمام پر حاوی ہے، اس کے باطن کو دیکھو تو اس کی جڑیں تمام گلشن میں پھیلی ہوئی ہیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ بعض پھولوں کی زندگی اسی پھول کے وجود کی مرہون منت ہے۔ یہ ہے تو وہ موجود یہ نہیں تو وہ معدوم۔

نماز اور ذکر اللہ۔

نماز کے عظیم عبادت ہونے میں کون شک کر سکتا ہے۔ نماز انسان کو بے حیائی اور برائیوں سے روکتی ہے۔ اس کی فضیلت، اس کی اہمیت بہت سی قرآنی آیات اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔ اگر یہ کہا جائے نماز مکمل عبادت ہے تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں مگر جب ذکر اللہ سے خالی ہو جاتی ہے تو نماز نماز ہی نہیں رہتی بلکہ نفاق کی علامت بن جاتی ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

(ا) ان الصلو ۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر۔ (العنکبوت)

(۲) انني انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوۃ لذکری۔ (طٰہٰ)

زکوۃ اور ذکر اللہ۔

زکوۃ کی اہمیت و فضیلت اور فرضیت سے بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا جہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نماز کا تذکرہ فرمایا ہے، وہاں اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔ اس کا انکار کرنے والوں پر خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تلوار اٹھائی تھی مگر اللہ کے ذکر سے خالی ہو تو زکوۃ زکوۃ ہی نہیں رہتی۔ زکوۃ دیتے وقت نیت کا ہونا ضروری ہے۔ یہ بھی اللہ کے ذکر کی ایک صورت ہے اور پھر زکوۃ لینے والوں کے لئے حکم ہے کہ زکوۃ لیتے وقت ان کے لئے کلمہ خیر کہیں۔ یہ بھی اللہ کے ذکر کی ایک شکل ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

خُذمن اَموالِهِم صدقةً تُطَهِّرُهُم وَ تُزَکِّیهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَیهِم (توبہ)

جہاد اور ذکر اللہ۔

جہاں اسلام اور کفر کا معرکہ ہوتا ہے۔ جہاں ہر شخص مارنے اور مرنے کے لئے آتا ہے۔ جہاں گولیوں کی برسات ہوتی ہے جہاں لوگ اللہ کے راستے میں شہید ہو رہے ہوتے ہیں۔ جہاں رشتہ دار اولاد اور والدین تک کو انسان بھول جاتا ہے وہاں بھی اللہ کو بھول جانے کی اجازت نہیں بلکہ وہاں اللہ کو کثرت سے یاد کرنے کا حکم ہے۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے: یَاَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اِذَا لَقِیتُم فِئَةً فَاثبُتُوا وَاذکُرُوا اللہ کَثِیرًا لَّعَلَّکُم تُفلِحُونَ (الانفال)

تجارت اور ذکر اللہ۔

انسان جب تجارت شروع کرتا ہے تو وہ تجارت اس سے بہت زیادہ وقت اور مکمل توجہ طلب کرتی ہے۔ اس کو تجارت میں اس وقت کامیابی ملتی ہے جب وہ اپنی پوری صلاحیت صرف کردیتا ہے۔ لیکن ان تمام امور کے باوجود اگر انسان اللہ سے غافل ہو جاتا ہے تو اس کا سودا خسارے کا سودا ہے۔ اس کی تجارت اس کے لئے نفع بخش نہیں ہوگی۔

سکون قلبی اور ذکر اللہ۔

جب کسی کو دل کا وہم ہو جاتا ہے اور اس کے دل کا سکون ختم ہو جاتا ہے تو پھر وہ اس نعمت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے طبیبوں کے پاس جاتا ہے کہ کہیں سے سکون مل جائے لیکن سکون قلبی کہاں مگر "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کے مصداق ان کی بے سکونی و بے قراری میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے کہ سکون اور اطمینان قلب کا ضامن صرف اور صرف "ذکر اللہ" ہے جیسا کہ قرآن کہتا ہے۔

(۱) اَلَا بِذِکرِ اللہ تَطمَئِنُّ القُلُوب (رعد)
(۲) وَنُنَزِّلُ مِنَ القُرآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحمَة (اسرائیل)

ذکراللہ اور زندگی۔

ہر انسان کو "ذکراللہ" کا عادی ہونا چاہئے۔ جس طرح انسان کو صحت قائم رکھنے کے لئے خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح دل کو صحت یاب رکھنے کے لئے ذکر اللہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو انسان اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتا ہے اس کا دل زندہ اور جو نہیں کرتا اس کا دل مردہ ہوتا ہے۔ فرمان رسول ﷺ ہے مثل الذی یذکر ربه والذی لا یذکر مثل الحیی والمیت (متفق علیہ)

ذکراللہ اور اللہ کی خصوصی رحمت۔

انسان کو اس طرح بھی اللہ جل شانہ کے ذکر کی عادت ڈالنی چاہئے کہ اس کے سبب سے انسان پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کی بارش ہو، فرشتوں کی ہم نشینی کی سعادت حاصل ہو، اللہ کی طرف سے سکون اور اطمینان نازل ہو تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو ان لوگوں میں یاد کرتے ہیں جو اس کے پاس ہیں۔ چنانچہ فرمان رسولؐ ہے۔

لا یقعد قوم یذکرون الله الا حفتهم الملائکه و غشیتهم الرحمة و نزلت علیهم السکینة و ذکر هم الله فیمن عنده (مسلم) جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی قوم اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر سکون نازل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس قوم کا تذکرہ ان فرشتوں کے پاس کرتے ہیں جو اللہ کے پاس ہوتے ہیں۔

ذکراللہ اور رسول اللہ ﷺ

خیر الوریٰ، بدر الدجیٰ، محبوب کبریا، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی کا کوئی دن، کوئی گھنٹہ، کوئی منٹ، کوئی سیکنڈ، کوئی لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ اپنی امت کے لئے نمونہ بن کر آئے تھے۔ اپنی امت کو یہ

سبق سکھا کر گئے کہ اپنی زندگی کو اسلام کے اصولوں پر گزارنا ہے یعنی اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا اللہ کی یاد سے خالی نہ ہو۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کے بارے میں آتا ہے۔

کان رسول اللہ (ﷺ) یذکر اللہ علی کل احیانہ (مسلم)

تسبیحات کی فضیلت۔

(۱) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر روز سو بار سبحان اللہ و بحمدہ کہنے سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

(۲) سبحان اللہ آدھا ترازو ہے اور الحمد للہ ترازو بھر کر ثواب ہے۔ (ترمذی)

(۳) آنحضرت ﷺ نے خصوصیت سے عورتوں کے بارے میں فرمایا کہ تم انگلیوں پر سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس کثرت سے پڑھا کرو۔ کیونکہ قیامت کے روز یہ کلمات گواہی دیں گے۔ (ابوداؤد)

(۴) آپ ﷺ سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ، رضی نفسہ وزنۃ عرشہ و مداد کلماتہ کو کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

(۵) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کرکے یہ دعا پڑھا کرے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد عبدہ و رسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین۔

اللھم اھدنا